273

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،19۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض ومنظوری

مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب2013(قانون نمبر8بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2013 (قانون نمبر8بابت2013)، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2013منظور کیا جائے۔

275

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

سوموار،19۔اگست2013

(یوم الاثنین،11۔شوال المکرم1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر42منٹ پرزیر صدارت جناب سپیکر رانامحمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّمَا
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾
قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ
أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ
عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

سورۃ الحُجرَات آیات 15تا18

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسُولؐ پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے۔یہی لوگ (ایمان کے) سّچے ہیں (15) اُن سے کہو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔اور اللہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے۔اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے(16) یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم سّچے (مسُلمان) ہو (17) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے(18)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچہ حبیبؐ ہے پلکوں پہ چل کے آ
امت کے اولیاء بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہِ سرور دیں ہے سنبھل کے آ
ماہِ عرب کے آگے تیری بات کیا ہے
اے ماہتاب روپ ہر شب بدل کے آ
سوز و تپش سخن میں اگر چاہتا ہے تُو
عشقِ نبیؐ کی آگ میں تائب پگھل کے آ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میاں نصیر احمد صاحب پہلا سوال آپ کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 7 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنگلات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنے جنگل موجود ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) حکومت کی جانب سے جنگلات کی لکڑی کی چوری کو روکنے کے لئے ٹمبر مافیا اور بد عنوان عملے کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی جاتی ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے 2008 سے 2012 تک ان جنگلات کی لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائیاں کی گئی ہیں، ان کے بارے میں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) صوبہ میں جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم جنگلات	رقبہ (ملین ایکڑ)	مقام وقوع / تحصیل وضلع
1	پہاڑی جنگلات	0.171 ملین	مری، کہوٹہ، ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات
2	نیم پہاڑی / جھاڑی دار جنگلات	0.635 ملین	راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب، ڈی جی خان کے پہاڑوں کی نچلی سطح کے جنگلات
3	آبیاری ذخیرہ جات / جنگلات	0.371 ملین	صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات
4	دریائی جنگلات / بیلہ جات	0.144 ملین	دریائے راوی، جہلم، سندھ، چناب کے کنارہ جات کے جنگلات

5	رینج لینڈ/ چراگاہیں	0.318ملین	تھل(لیہ، بھکر)، چولستان (بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان)
	کل رقبہ	1.639ملین ایکڑ	
6	قطاروں میں جنگلات		
i	نہروں کے کنارے	32640کلومیٹر	
Ii	سڑکات کے کنارے	11680کلومیٹر	صوبہ بھر میں نہروں، سڑکات اور ریلوے لائنوں کے کنارہ جات کے جنگلات
Iii	ریلوے لائن کے کنارے	2987کلومیٹر	
	کل	47307کلومیٹر	

(ب) جنگلات کی لکڑی چوری کو روکنے کے لئے ٹمبر مافیا کے خلاف فاریسٹ ایکٹ 1927 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ملزمان کے خلاف فوجداری کے تحت بذریعہ پولیس ایف آئی آر درج کرواکر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ملازمین کی نااہلی یا ان کے ملوث ہونے کی صورت میں ان کے خلاف PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس میں نقصان جنگل کی وصولی کے علاوہ سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔چھانگا مانگا پلانٹیشن میں بے ضابطگی کے سلسلہ میں 57افسران واہلکاران کے خلاف بمطابق CMIT رپورٹ گورنمنٹ نے چارج شیٹ جاری کی ہے۔ انکوائری زیر سماعت ہے۔ اوکاڑہ فاریسٹ ڈویژن میں بے ضابطگی کے سلسلہ میں CMIT کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے 16افسران کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی ہے جس کی انکوائری باقاعدہ طور پر چل رہی ہے۔

(ج) حکومت کی جانب سے 2008 تا 2012 جنگلات سے لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائیاں عمل میں لائی گئی ہیں جبکہ مزید زیر کارروائی ہیں:۔

کل اندراج جرم جنگل/FC کیس ہائے	کیس ہائے جرمانہ وصولی فاریسٹ 1927 ترمیم شدہ 2010ایکٹ	کیس ہائے عدالتی کارروائی (Prosecution Cases)	FIR ضابطہ فوجداری کے تحت	ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی
13651	5309	4135	725	1921

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے جز(ب) کے اندر سوال کیا گیا تھا کہ حکومت کی جانب سے جنگلات کی لکڑی کی چوری کو روکنے کے لئے ٹمبر مافیا اور بدعنوان عملے کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ چھانگا مانگا پلانٹیشن میں جو بے ضابطگی ہوئی ہے اس میں 57افسران کو

CMIT کی رپورٹ پر گورنمنٹ نے چارج شیٹ کیا ہے۔اسی طرح اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن میں بھی جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اس میں بھی CMIT کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے 16افسران کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی ہے اور یہ تقریباً75 کے قریب بنتے ہیں۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ CMIT کی انکوائری رپورٹ تب ہوتی ہے جب درخواست دینے والا یہ محسوس کرے کہ متعلقہ محکمہ اپنا کام ٹھیک نہیں کر رہا اور وہ CMIT کو درخواست دیتے ہیں۔یہ جتنی دونوں کارروائیاں افسران کے خلاف ہوئی ہیں یہ CMIT کی رپورٹ پر ہوئی ہیں تو کیا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ صرف CMIT کے کہنے پر انکوائری کرتا ہے یا خود بھی کچھ کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا CMIT کے کہنے پر کارروائی کرتے ہیں یا محکمہ اپنے طور پر بھی کچھ کرتا ہے؟ وہ ان کو بتادیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! محکمہ اپنے طور پر بھی کارروائی کرتا ہے۔ یہ CMIT میں سپیشل کیس لگا تھا تو اس میں CMIT نے انکوائری کی اور اس کی رپورٹ پر یہ کارروائی ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً5309 کے قریب لوگوں پر جرمانے کئے گئے ہیں ان کی مالیت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔ اس کی معلومات لے کر آپ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ضمنی سوال تو اسی کے بارے میں ہے۔ ملک صاحب! آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئے۔ یہ تو مناسب نہیں ہے کہ آپ مجھے direct کر رہے ہیں کہ میں ان کو کہوں کہ fresh question بنتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! 46 ملین روپے ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جس طرح میں نے ان سے پہلے بھی سوال کیا اور بنیادی طور پر انہوں نے کہا کہ ہم نے تقریباً5300 لوگوں سے پیسے وصول کئے اور یہ ساڑھے چار کروڑ روپے بنتے ہیں۔ حقیقت

میں یہ جتنی لکڑی چوری ہوتی ہے، یہ بلین کی لکڑی چوری ہوتی ہے اور اس میں سب سے بڑا اور پہلا ہاتھ اس ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ہوتا ہے اور ان کے اپنے اہلکاروں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب 5ہزار لوگوں سے جرمانے وصول کئے جاتے ہیں، وہ صرف ساڑھے چار کروڑ روپے اور لکڑی بلین روپے کی چوری ہوتی ہے So میری اس میں گزارش ہے کہ جو پہلا سوال بھی میں نے کیا اور منسٹر صاحب کا جواب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ 75 لوگوں کے خلاف PEEDA کے تحت کارروائی ہو رہی ہے، 5ہزار لوگوں کے خلاف جرمانے بھی کئے گئے ہیں اور صرف ساڑھے چار کروڑ روپے ان سے وصول کئے گئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ پچھلی اسمبلی میں بھی اس پر بے تحاشا بحث ہوئی ہے۔ آپ کا حلقہ بھی اس کے نزدیک ہے اور آپ اس کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اگلے سوال کے اندر انہوں نے جواب دیا ہے اور جواب کے اندر آگے بھی تفصیل بتائی ہے کہ 75ہزار درخت تھے اور آخر میں تین چار ہزار بچے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جتنی بھی کارروائی اسمبلی کے اندر ہوتی ہے اس کے بعد بھی یہ کام ابھی تک رُکا نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ PEEDA کے تحت جن 75افسران کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے یا ہو رہی ہے؟ یہ ہمیں اگلے سیشن تک اس سے inform کریں اور اس اسمبلی کو on board لیں تاکہ ہمیں بھی یہ پتا چلے کہ یہ جو ایک بہت بڑا جرم پورے پنجاب کے اندر ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، PEEDA کے تحت جو اس سے متعلقہ کارروائی ہو رہی ہے آپ کو اسمبلی میں جواب دینا ہوگا۔ پوری مکمل طور پر تحقیق کرکے آپ نے بتانا ہے کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے۔ یہ رپورٹ آپ ایوان میں آئندہ پیش کریں گے جب آپ کے محکمے کی باری آئے گی۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ ایک منٹ کے لئے ٹائم دے دیں تو میں نے اسی سوال کو تھوڑا سا آگے بڑھنا ہے۔ For the public interest میں اسی لئے عرض کر رہا تھا۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے تو دو سوال ہو گئے ہیں اب ان کو بھی ضمنی سوال کر لینے دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال کر لیں اس کے بعد پھر کر لوں گا۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ پھر کریں گے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! سوال تو زیادہ سے زیادہ تین کر سکتے ہیں آگے آپ کی مرضی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سے یقیناً ملازمین کی بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر: چلیں! میں آپ کو ٹائم دے دوں گا بہر حال پہلے سندھو صاحب کو کر لینے دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب کا پہلے ضمنی سوال آ لینے دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میں نہایت احترام سے عرض کروں گا کہ جنگل تو رہ ہی نہیں گئے لہذا میری تو یہ تجویز ہے کہ محکمہ جنگلات کو ختم ہی کر دیا جائے۔ بہر حال میں for humble assistance مزید اس پر تھوڑے سے سوالات کرنا چاہتا ہوں کہ محترم منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں تو کیا وہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ جو وصولی کی گئی ہے یہ کس اتھارٹی نے یہ جرمانہ impose کیا ہے اور کیا اگر جرمانہ impose غلط ہوا ہے یا کم ہوا ہے تو اس کے خلاف کوئی اپیل کی گئی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ prosecution cases کا لکھا ہے، یہ صرف 4135 کیسز ہیں ان میں کتنے کیسز پر سزا ہوئی ہے، کتنے کیسز میں جرمانہ ہوا ہے اور ان کے خلاف اپیل ڈیپارٹمنٹ نے فائل کی ہے اگر اپیل فائل نہیں کی گئی تو اس کا کون ذمہ دار ہے؟ آگے نہایت احترام سے میں مزید عرض کروں گا کہ یہ ایف آئی آر ضابطہ فوجداری کے تحت جو انہوں نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کے چار پانچ ضمنی سوال ہو گئے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایک ہی ہے۔ آپ یہ شیڈول دیکھیں یہ ایک ہی لائن میں ہیں۔ انہوں نے جو ایک schedule دیا ہے اس کے ساتھ یہ سارے سوال میں عرض کر رہا ہوں۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ہی جزہے جوانہوں نے جواب دیا ہے۔ اس میں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی detail ایوان میں پیش کی جائے، اس کی date fix کی جائے اور case to case basis پر کی جائے تاکہ ہر کیس اس معزز ایوان کے سامنے آئے اور پھر آپ کو پتا چلے گا کہ بیوروکریسی کیا کر رہی ہے۔ آپ یقین کریں کہ یہ دفتروں میں بیٹھ کر سوائے چائے پینے کے علاوہ کوئی کام نہیں کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے جنگلات غائب ہو گئے ہیں اور یہ حالات ہیں اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو case to case basis پر deal کر کے responsibility fix کی جائے تاکہ آئندہ کے لئے ایک precedent set ہو اور public servant اپنے آپ کو public servant سمجھیں اور کسی کو جوابدہ ہوں۔ میری صرف یہی عرض تھی بہت شکریہ، بہت مہربانی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو آنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ان کے ضمنی سوال کا جواب آنے دیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! فاریسٹ ایکٹ 1927 کے تحت ملزمان سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے اور سرکاری خزانہ میں جمع کروایا گیا ہے جو میرے بھائی سندھو صاحب فرما رہے ہیں اسے case to case دیکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اجلاس میں ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کیا یہ آپ دونوں نے آپس میں فیصلہ کر لیا ہے؟ (قہقہے)

انہوں نے suggest بھی کر دیا تھا۔ چلیں! میں اس کی اجازت دیتا ہوں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اسی اجلاس میں اس کا جواب پیش کیا جائے تب ہی اس کا impact ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ PEEDA کس کا abbreviation ہے؟

جناب سپیکر: یہ آپ خود پڑھ لیں، یہ پڑھنے کی بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو بھی پڑھانا ہے۔

جناب سپیکر: اب نہ پڑھائیں، آپ کی مہربانی۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! صحافی حضرات بائیکاٹ کر کے جا رہے ہیں ان کو منانے کے لئے آپ ایک کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال، وزیر صحت جناب خلیل طاہر سندھو اور ایک خاتون عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ جائیں اور میڈیا کو لے کر آئیں اور ان کی بات سُنیں کہ ان کا کیا مسئلہ ہے؟ اس کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں اور ان کو یقین دہانی کرائیں کہ جو بھی معاملہ ہوگا ہم اس پر مل بیٹھ کر بات کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ بتادیں کہ یہ پنجابی کا پیڈا ہے یا انگریزی کا پیڈا ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور/صحت جناب خلیل طاہر سندھو،
میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، ایم پی اے میڈیا
سے بات کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ تقریباً 1921 ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس محکمانہ کارروائی میں چار ملازمین کو جو سکیل چار یا تین کے تھے ان کو

terminate کیا گیا ہے باقیوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے کیا اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور ذرا اس کی درستی فرمادیں کہ 1921 ملازمین میں سے کتنوں کو terminate کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ termination کا پوچھ رہے ہیں کہ 1921 ملازمین میں سے کتنوں کی termination ہوئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جن کے خلاف کیس ثابت ہو گئے ہیں ان کو فارغ کر دیا گیا ہے باقیوں کے خلاف انکوائری جاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف بھی قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جو، جو کسی نے جرم کیا ہو گا اس کے مطابق ہی اس پر سزا ہو گی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہے کہ محکمانہ کارروائی، کارروائی کے آگے یہ نہیں فرمایا گیا کہ کی جا رہی ہے یا کر دی گئی ہے اور ذرا غور فرمائیے جواب میں لکھا ہے کہ ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی، یہ کی جا رہی ہے، کر دی گئی ہے یا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ کر رہے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کیا ابھی تک ان دو ہزار بندوں پر کارروائی ہو رہی ہے، کسی کو suspend یا terminate بھی کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: اس کی تفصیل تو علیحدہ سے آئے گی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! تفصیل کی ضرورت نہیں ہے، صرف یہی بتا دیں کہ دس فیصد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے یا پانچ فیصد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، کچھ کیا بھی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کیا باقیوں کے خلاف کارروائی چل رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کیا کارروائی چل رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جی، چل رہی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب اس کو جانے دیں، مہربانی فرمائیں اس پر کافی سوال ہو چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے موقع دے دیں تو سوال بہت اچھا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دوں گا تو پھر ایک برخوردار بھی اُدھر کھڑے ہیں۔ معزز ممبر ہیں پھر ان کو بھی موقع ملے گا۔ چلیں فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! PEEDA کے تحت ان کے خلاف کارروائی ہو گی خواہ وہ suspend ہوئے ہوں یا terminate ہوئے ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ لوگ ہزار پتی بنے، لکھ پتی بنے، کروڑ پتی بنے یا کیا بنے؟ وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: .This is no question اگر آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے تو بتا دیں ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) کے جواب میں محکمے نے پورے پنجاب کے جنگلات کی قسم، ان کا ایریا، ان کا مقام وقوع، تحصیل وضلع بتایا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اور چھانگا مانگا کا نہیں بتایا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا چھانگا مانگا جنگلات میں شامل نہیں ہوتا یا اس کا criteria ان جنگلات کے علاوہ ہے کیونکہ یہاں پر 'سڑکوں کے ساتھ بنائے ہوئے جنگلات، ریلوے لائن کے کنارے، قطاروں میں جنگلات' کا ذکر ہے، چراگاہیں بھی ہیں لیکن چھانگا مانگا کا جنگل جو کہ میرے خیال میں دنیا میں یا ایشیا میں سب سے بڑا manmade forest ہے۔ اس کی تفصیل یہاں سے omit کر دی گئی ہے تو کیا محکمہ اس کو جنگل تصور ہی نہیں کرتا؟

جناب سپیکر: جی، وہ بھول ہو گئی ہے، چھوڑ دیں۔ میں نے بھی معاف کر دیا ہے آپ بھی معاف کر دیں۔ اب اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

دیکھیں تین سے زیادہ سوال نہ کریں میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ تین سے زیادہ سوال نہیں ہوں گے۔ دو سوالوں کی آپ کو مکمل آزادی ہے، تیسرا سوال میں اپنی مرضی سے کسی کو دوں گا۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 75 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں شجر کاری مہم کی تفصیلات

*75: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2011–12 میں پنجاب میں شجر کاری مہم کے دوران کل کتنے پودے لگائے گئے؟

(ب) ان لگائے گئے پودوں میں سے کتنے اب موجود ہیں اور کتنے ضائع ہو گئے ہیں؟

(ج) لگائے جانے والے پودوں کی پرورش اور حفاظت کا کیا نظام محکمہ نے وضع کیا ہوا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) مالی سال 2011-12 میں شجر کاری میں مہم کے دوران کل 31 ملین پودہ جات و قلمات لگائے گئے۔

(ب) سرکاری رقبہ جات پر لگائے گئے پودہ جات / قلمات کی کامیابی کا تناسب 85-75 فیصد ہے۔ زمینداران کی طرف سے پرائیویٹ زمین ہائے اور دوسرے سرکاری اداروں کی طرف سے لگائے گئے پودہ جات / قلمات کی کامیابی کا تناسب 60-50 فیصد تک ہے جبکہ افواج پاکستان کے زیر انتظام رقبہ پر کامیابی کا تناسب 70-65 فیصد ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کی طرف سے رقبہ سرکار پر لگائے گئے پودہ جات / قلمات کی پرورش / maintenance تین سال تک محکمہ جنگلات کو مہیا کئے گئے بجٹ کے مطابق کی جاتی ہے۔ بعدازاں محکمہ جنگلات کا متعین کردہ عملہ لگائے گئے پودہ جات / قلمات کی حفاظت کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جو سوال پوچھا تھا محکمہ نے اس کا دوٹوک جواب دیا ہے کہ کل 31 ملین پوداجات و قلمات لگائے گئے۔ جز (ب) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ 'ان پودوں میں سے کتنے اب موجود ہیں اور کتنے ضائع ہو گئے ہیں؟' میں نے تعداد پوچھی تھی مگر محکمہ نے کمال ہوشیاری کا مظاہرہ کیا۔۔۔

جناب سپیکر: اور انہوں نے percentage بتادی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے کمال ہوشیاری سے percentage بتادی، گنتی کرنے کی توز حمت نہیں کی۔ ظاہر ہے سارے کے سارے پودے ضائع ہو گئے ہوں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو انہوں نے پہلے بتادیا ہے کہ اتنے ضائع ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تحصیل بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ سال 2011-12 میں تحصیل بہاولپور میں جو پودے لگائے گئے اس کی گنتی کروانے کے لئے میں ایک ٹیم مقرر کروانا چاہتا ہوں کیا وزیر موصوف محکمہ کی ایک ٹیم مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: یقیناً آپ نے حکم دے دیا۔ وزیر صاحب! آپ تیاری کریں اور ان کے ساتھ ٹیم بھجوائیں۔ آپ کا سوال ختم ہوا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا یہ طے ہو گیا ہے کہ یہ ٹیم بھیجیں گے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کے ساتھ ٹیم بھیجیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ٹھیک ہے، جزاک اللہ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ 31 ملین پودے سال 2011-12 میں لگائے گئے ہیں۔ سال 2009-10 میں بھی لگائے گئے ہوں گے، اسی طرح آپ پیچھے چلے جائیں۔ کیا وزیر جنگلات یہ بتائیں گے کہ ان کی سالانہ آمدنی کتنی ہے، پورے پنجاب میں کتنے درخت ہیں جو ہر سال کاٹے جاتے ہیں اور ان کو نیلام کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ particular question نہیں ہے، یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال بھی اس سے relevant ہے کہ بہاولپور میں قاسم والہ کے علاقہ میں آرمی نے سینکڑوں ایکڑ جنگلات کو مسمار کیا ہے، کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: آرمی نے؟

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ملٹری رینج کا ایریا تھا جس کے ساتھ وسیع پیمانے پر متعلقہ جنگلات لگے ہوئے تھے ان کو انہوں نے cultivation میں change کیا۔ سینکڑوں ایکڑ جنگلات کو ختم کرنے پر کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: میرے بھائی! آپ اس پر fresh question دے دیں ہم وزیر موصوف سے اچھے طریقے سے جواب لے لیں گے۔ اس طرح بات کرنا مناسب نہیں ہوتا، ضمنی سوال وہی ہوتا ہے جو اصل سوال سے relevant ہو۔ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پودے لگانے کے بعد ان کی monitoring کا کیا بندوبست ہے، کتنے عرصے بعد اس کی رپورٹ لی جاتی ہے کہ یہ پودے موجود ہیں یا ضائع ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر کا سوال relevant ہے کہ پودے لگانے کے بعد monitoring کرتے ہیں یا نہیں اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب والا! ان پودوں کی مکمل حفاظت کی جاتی ہے اور ان پر مکمل نظر رکھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی پرورش کے لئے ڈیوٹی پر موجود فارسٹ گارڈن پودوں کی نگرانی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرے سوال کا جواب vague دیا گیا ہے، میں نے پوچھا ہے کہ اس کا سسٹم کیا ہے اور کتنے عرصہ کے بعد اس کی گنتی کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: یہ فارسٹ گارڈ کی ڈیوٹی ہے وہ ان پودوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان کو check کر کے رپورٹ دیتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں یہ پوچھ رہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! آپ ان کے ساتھ رعایت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب والا! اس کی مسلسل نگرانی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور اس سوال کو چھوڑ دیں۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کی طرف سے ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: وائلڈ لائف پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***147: محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں قائم وائلڈ لائف پارک کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس میں پرندوں اور جانوروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) پارک میں پنجروں کی تعداد کتنی ہے، کیا حکومت پارک میں مزید پرندے اور جانور مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) وائلڈ لائف پارک میں تعینات سٹاف کی تعداد، عہدے اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع وہاڑی میں قائم وائلڈ لائف پارک کا رقبہ 15.6 ایکڑ ہے۔

(ب) پارک میں پرندوں اور جانوروں کی تعداد اس طرح ہے:۔

اقسام پرندے	پرندوں کی تعداد	اقسام جانور	جانوروں کی تعداد
18	181	11	88

(ج) پارک میں پنجروں کی تعداد 30 ہے۔

(د) وائلڈ لائف پارک میں تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی / عہدہ	گریڈ	تعداد
1۔	وائلڈ لائف سپر وائزر	14	02
2۔	سٹور کیپر	07	01

3۔	فیلڈ کمپونڈر	06	01
4۔	ہیچری مین	06	01
5۔	واچر	05	04
6۔	مالی	02	03
7۔	بیلدار	02	06
8۔	سویپر	02	03
9۔	چوکیدار	01	02
	کل تعداد		23

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب والا! جواب کے جز(ب)اور (ج)میں بتایا گیا ہے کہ جو پارک وہاڑی کے لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے، یہ پارک وہاڑی کے لوگوں کے لئے واحد تفریح کا ذریعہ ہے جس میں پنجروں کی تعداد30 ہے، جبکہ پرندوں کی تعداد 181ہے، جانوروں کی تعداد88ہے، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت پارک میں مزید جانور اور پرندے مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر یہ پرندے مہیا کئے جاتے ہیں تو کیا حکومت نئے پنجرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور دوسرا یہ کہ جو جانور اور پرندے مہیا کئے جائیں گے وہ کس نوعیت کے ہوں گے، کیا پہلے سے موجود جانوروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا اور huge bodyکے جانور جیسے شیر، چیتا وغیرہ پارک میں مہیا کئے جائیں گے؟ (قطع کلامیاں)

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: پنجرے مہیا کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی commentsنہ کیا کریں، آپ کی مہربانی۔ اس طرح سے بات کرنا ٹھیک نہیں ہے، آپ کی طرف سے interruptionکرنا ضروری نہیں ہے۔ I will be grateful to you and be careful in future.وزیر صاحب! جواب دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب والا! انشاءاللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کیا جائے گا، نئے پرندے اور جانور بھی لائیں گے اور اس پارک کو مزید خوبصورت بنائیں گے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب والا! میں یہ جاننا چاہ رہی ہوں کہ کس قسم کے جانور مہیا کئے جائیں گے، جو پہلے سے موجود ہیں ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا یا نئے جانور مہیا کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب والا! اس میں مختلف اقسام کے جانور اور پرندے بڑھانے کی کوشش کی جائے گی جس سے انشاء اللہ تعالیٰ لوگوں کی دلچسپی بڑھے گی۔

جناب سپیکر: جس سے لوگوں کی دلچسپی زیادہ بڑھے گی وہ پرندے اور جانور مہیا کئے جائیں گے۔ بندر بھی زیادہ رکھیں اس سے بچے بہت خوش ہوتے ہیں۔(قہقہے)

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب کا ضمنی سوال ہے ذرا غور سے سنیں، میں بھی بڑے غور سے سنوں گا۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ اس وقت 30 پنجرے ہیں اور اس میں 181 پرندے ہیں، اس کے علاوہ جانوروں کی تعداد 88 ہے، جانوروں کی اقسام 11 ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون کون سی species کے پرندے ہیں، کون سی اجناس کے جانور ہیں اور میں یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ ان پنجروں کی پیمائش کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب والا! یہ fresh question بنتا ہے۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب والا! یہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری خالد محمود ججہ: جناب والا! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ اس قسم کے سوال نہ پوچھیں آخر وہ منسٹر ہیں، یہ ان سے پنجروں کی پیمائش پوچھ رہے ہیں یہ وہاں پر کوئی مستری تو نہیں لگے ہوئے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ ہم سردار صاحب سے fresh question کروا دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

چودھری خالد محمود ججہ: جناب والا! معزز ممبر کو ایسے سوال کر کے مذاق نہیں بنانا چاہئے، ویسے بھی کوئی عام بحث نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: اصولی طور پر آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں ہم اس کو اچھے طریقے سے نمٹائیں گے۔ سردار صاحب! اس پر fresh question آ جانا ہی بہتر ہے تاکہ سب کو پتا چل سکے کہ وہاں پر کتنے جانوروں کی گنجائش ہے، کتنے پنجروں کی گنجائش ہے اس پر ہم ان سے تفصیلی بات کریں گے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب والا! میرے سوال کا جواب وزیر موصوف کو دینا چاہئے تھا، جس طرح سے human rights ہوتے ہیں اسی طرح animal rights بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے ٹھیک بات کی ہے آئندہ وزیر موصوف تفصیلی جواب دیں گے۔ اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کی طرف سے ہے۔

SARDAR VICKAS HASSAN MOKAL: Mr Speaker! On his behalf. Question No.254. It may be taken as read.

(معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: چھانگا مانگا کے جنگلات کی تباہی و بربادی کی تفصیلات

254*: **جناب اعجاز خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی غفلت و لاپروائی کی بناء پر ساڑھے بارہ ہزار ایکڑ پر محیط چھانگا مانگا جنگل (قصور) کا نصف حصہ چٹیل میدان میں تبدیل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1995 میں اس جنگل میں سٹینڈرڈ سائز کے درختوں کی تعداد 75 ہزار تھی جو کم ہو کر اب صرف 5 ہزار رہ گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگل میں تعینات افسران کی ملی بھگت سے سرکاری خزانے کو 80 لاکھ روپے کا نقصان پہنچانے کا بھی انکشاف ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جنگل میں چلائی جانے والی ٹرین کی کروڑوں روپے مالیت کی پٹڑی کو بھی اکھاڑ کر صرف 37 لاکھ روپے میں فروخت کر دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ساری صورتحال کی رپورٹ افسران کے علم میں آنے کے باوجود کسی بھی ذمہ دار کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کروڑوں روپے کے نقصان اور ہزاروں ایکڑ اراضی پر درختوں کی خُورد بُرد کے ذمہ داران کے خلاف نیب یا ایف آئی اے میں کیس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ جنگل چھانگا مانگا کا CMIT کی رپورٹ کے مطابق 8000 ایکڑ رقبہ کمزور تھا جس میں ذمہ دار 57 ملوث ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی بحوالہ حکومت پنجاب محکمہ جنگلات، شکاریات، ماہی پروری کے آرڈر نمبر آف انکوائری نمبر SO(E-I)4-82/2012 مورخہ 01-04-2013 کے تحت کی جارہی ہے۔ مزید برآں محکمہ نے اسے rehabilitate کرنے کا پانچ سالہ پروگرام بنایا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ 1995 کیب سٹینڈرڈ سائز درختان کی تعداد 75 ہزار تھی۔ بلکہ تعداد 52 ہزار رپورٹ کی گئی۔ محض ایک sampling پر مبنی تھی نہ کہ سو فیصد گنتی کی بنیاد پر، البتہ 2007-08 میں جنگل میں کھڑے تمام سٹینڈرڈ کی باقاعدہ مرتب کی گئی ہیں جس کے مطابق 14966 درخت گنتی کئے گئے جن میں سے 7119 درخت کاٹ کر ڈپو میں بھیج دیئے گئے اور 3686 درختوں کے بارے میں چوروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ 2336 درخت موقع پر موجود ہیں۔ علاوہ ازیں 1825 درختان مالیتی 2 کروڑ 35 لاکھ 88 ہزار 6 سو روپے کے نقصان بارے عملہ کے خلاف PEEDA Act 2006 کے تحت انکوائری ہورہی ہے۔

(ج) سرکاری خزانے کو نقصان پہنچانے کے ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ نقصان علم میں آنے پر گورنمنٹ نے سخت کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ ملازمین کے خلاف پرچہ نمبر 44/12 مورخہ 19-06-2012 کا اندراج انٹی کرپشن میں خُورد بُرد رقم کے بارے میں کیا گیا اور انکوائری کروائی گئی جس میں تین ملازمین اعظم علی گل نائب مہتمم جنگلات، سید باقر رضا نائب مہتمم جنگلات اور اعجاز علی گوہر سب ڈویژنل کلرک ملوث پائے گئے اور ان کو بحوالہ گورنمنٹ آرڈر نمبر S.O(E-I)39-1/2007 مورخہ 01-01-2010 کے تحت نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔

(د) محکمانہ قواعد وضوابط کے تحت پٹڑی کا ناکارہ سامان دوران سال 2010-11 نیلام عام کیا گیا۔

(ہ) محکمانہ قواعد وضوابط کے تحت نیلام عام کیا گیا، کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب نے سخت ایکشن لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی معائنہ ٹیم سے انکوائری کی گئی ہے اور سخت کارروائی کرتے ہوئے 57 ذمہ دار ملازمین کے خلاف PEEDA Act 2006 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہوں گا کہ چھانگا مانگا کا جنگل دنیا میں سب سے بڑا manmade forest ہے اور اس وقت sixty percent deforestation کا شکار ہو چکا ہے، پنجاب میں نہیں، پاکستان میں نہیں، ایشیا میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں سب سے بڑا manmade forest ہے اور یہ proven fact ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ اس کو اتنا lightly نہ لیں۔ ان کے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ CMIT کی رپورٹ کے مطابق 8 ہزار ایکڑ رقبہ کمزور ہے، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رپورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب والا! میں سوال نمبر 254 کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب والا! جواب کے جز (الف) میں جس CMIT کی رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رپورٹ کس سال کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) کے اندر لکھا ہوا ہے کہ 08-2007 میں جنگل کے تمام standard کی باقاعدہ رپورٹ مرتب کی گئی جس کی آگے detail دی گئی ہے۔ اگر 08-2007 کی یہ صورتحال ہے تو پھر 13-2012 کی صورتحال کیا ہے، کیا اس وقت وہاں پر جنگل موجود بھی ہے یا نہیں اور یہ CMIT کی رپورٹ ہے یا ان کے محکمے کی رپورٹ ہے؟

جناب سپیکر: اس کی تصدیق تو مجھے اور آپ کو کرنی پڑے گی، ہم تو اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ جنگل تو وہاں پر موجود ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ وزیر موصوف اس پر کچھ فرمانا چاہتے ہیں تو فرمائیں!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب والا! یہ CMIT کی رپورٹ 12-2011 ہے۔ اس وقت تقریباً 14 ہزار 9 سو 66 درخت وہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کیاان کی numbering ہوئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جی ہاں! ان پر numbering ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب والا! اگر 12-2011 کی رپورٹ میں بھی اتنے ہی درخت ہیں اور 07-2006 میں بھی اتنے ہی ہیں تو پھر جو درخت کٹ چکے ہیں وہ کدھر کے کدھر چلے گئے؟ CMIT کی جو رپورٹ دی گئی ہے وہ 12-2011 کی تھی، اگر ہم اس رپورٹ کو آگے لے کر چلیں تو پھر ان کے جواب کا جز (ب) غلط بن جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر بھی 08-2007 میں 14 ہزار 9 سو 66 درخت تھے۔ میرا اگلا سوال یہی تھا کہ اس وقت وہاں پر کتنے درخت موجود ہیں، کیا یہ درخت 08-2007 جتنے ہی ہیں کیونکہ آگے انہوں نے کٹائی، مجرمانہ کارروائی وغیرہ کر کے 3 ہزار درخت بنائے ہیں۔ میں اس پر clarity چاہتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ان میں 7119 درخت کاٹے گئے ہیں اور قانون کے مطابق جو طریق کار ہے اس کے مطابق ہی ان کی نیلامی ہوئی ہے۔ باقی درختوں کی تعداد بھی دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: 2 کروڑ، 35 لاکھ 88 ہزار 600 روپے کے نقصان کے بارے میں عملہ کے خلاف PEEDA Act 2006 کے تحت انکوائری ہو رہی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! 7119 درخت کاٹے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی انکوائری چل رہی ہو گی ناں۔ آپ کیا کر رہے ہو؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ کا اور میرا حلقہ ہے تھوڑی سی سختی دکھائیں۔ دنیا کا سب سے بڑا جنگل ہے۔۔۔

جناب سپیکر: No Sir اب آپ تشریف رکھیں مہربانی کریں ۔ بڑی مہربانی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بڑی مہربانی۔ ادھر سے بھی ایک ضمنی سوال آگیا ہے۔ سوال ان کی طرف سے ہے آپ کی طرف سے نہیں۔ جی، قتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس سوال میں کہا ہے کہ 57 ملازمین کے خلاف انکوائری کی گئی اور پچھلے سوال کے جواب میں بھی کہا کہ 57 ملازمین کے خلاف انکوائری کی گئی۔ کیا پورے صوبے کے اندر صرف 57 بندوں کے خلاف ہی انکوائری کی گئی، باقی پورے صوبہ میں محکمہ جنگلات کا سٹاف انتہائی ایماندار ہے اور بالکل اپنی performance پر کام کر رہا ہے؟ میں دوسرا سوال یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ track کا نیلام عام کیا گیا۔ کیا منسٹر صاحب یہ فرما سکتے ہیں کہ ---

جناب سپیکر: یہ چھانگا مانگا سے متعلقہ بات ہو رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چلیں میں پچھلے سوال سے پوچھ لیتا ہوں انہوں نے کہا کہ 1825 درختوں کو نقصان پہنچا جن کی دو کروڑ 35 لاکھ روپے مالیت ہے۔ جس کے مطابق حکومت ایک درخت کا -/12925 روپے کا نقصان گن رہی ہے۔ کیا -/12925 روپے کا درخت بنتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ اس کا part ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال پوچھیں، آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں تاکہ میں ان سے پوچھوں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے مجھے یہ پوچھ دیں کہ وہ اس کی مالیت کس طرح define کرتے ہیں کہ -/12925 روپے کا درخت ہے اور صرف 57 ملازم ہی خراب تھے جن کو CMIT نے پکڑا باقی سب صحیح ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ 57 ملازمین چھانگا مانگا کے حوالے سے ہیں۔ یہ CMIT نے نہیں پکڑے بلکہ محکمے نے انہیں پکڑا اور ان کے خلاف PEEDA ایکٹ کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ ایک اور بات بھی پوچھ رہے ہیں کہ درخت کی مالیت کس طرح سے لگاتے ہیں؟

سردار محمد آصف نکئی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی ضمنی سوال پر ہیں؟ اتنے ضمنی سوال نہیں ہوتے۔ جانے دیں، چھوڑ دیں۔ میں اور آپ اس میں شامل ہو جائیں گے، چھوڑ دیں۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ سرکاری خزانے کو 80 لاکھ روپے کا نقصان پہنچانے کا انکشاف ہوا ہے اور اس کے جواب میں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، Order in the House مجھے ان کے سوال کی سمجھ آنے دیں۔ جی، فرمائیں!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ تین ملازمین مجرم قرار پائے اور ان پر 80 لاکھ روپے کی کرپشن establish ہو گئی اور پھر اس کے جواب میں بتایا گیا کہ انہیں نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جب جُرم establish ہو گیا، ملزمان پکڑے گئے تو کیا ان سے یہ 80 لاکھ روپے کی رقم recover بھی کی گئی؟ چونکہ نوکری سے فارغ کر دینا تو کافی نہیں ہے جب مجرم پکڑا جاتا ہے اقرار جرم ہو جائے جرم establish ہو جائے تو پھر اس کی recovery سب سے اہم part ہوتا ہے اس بارے میں وزیر صاحب فرما دیں۔

جناب سپیکر: سزا تو ان کو بہت بڑی مل گئی ہے۔ اس سے زیادہ کیا ملے گی؟ نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس recovery کے بارے میں کوئی information ہے تو بتا دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! باقاعدہ ان پر recovery ڈالی جاتی ہے اور ان سے payment وصول کی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ اگلا سوال اعجاز خان کا ہے۔ آپ میں سے جو لینا چاہتا ہے لے لے۔ اگر اعجاز خان صاحب خود موجود ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرا سوال تھا کہ قیمت کا تعین کس طرح کرتے ہیں۔اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: قیمت کا تعین پھر پوچھ لینا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جو track بیچا کیا اس کا estimated rate دے سکتے ہیں اور جو نیلام عام ہوا اس کی مالیت بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: اب ہم آگے چلے گئے ہیں، اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر: یہ تو زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ میں کبھی کبھی زیادتی کر لیتا ہوں۔ جی، اگلا سوال اعجاز خان صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 513 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: شجرکاری و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*513: جناب اعجاز خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں 13-2012 کے دوران کتنی شجرکاری کس کس مقام پر کی گئی، کون کون سے پودے لگائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(ج) سال 13-2012 میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے گئے اور جرمانے کی کتنی رقم وصول کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) سال 13-2012 کے دوران ضلع راولپنڈی میں 1850 ایکڑ شجرکاری درج ذیل فارسٹ ڈویژن کے مختلف جگہوں پر کی گئی:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	رقبہ	اقسام پودہ جات
1	مری	1470ایکڑ	چیل، کیل، پھلائی، روبینیہ، پاپلر، ایلنتھس وغیرہ
2	راولپنڈی شمالی	280ایکڑ	چیل، پھلائی، روبینیہ، ایلنتھس وغیرہ
3	راولپنڈی جنوبی	100ایکڑ	پھلائی کیکر وغیرہ

شجرکاری 1850 ایکڑ رقبے پر کی گئی اور 804750 پودہ جات لگائے گئے اور اس شجرکاری میں مبلغ-/1,21,67,770روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	فائر چیف	01
2	فارسٹر	07
3	فارسٹ گارڈ	74
4	کمپیوٹر آپریٹر	01
5	ڈرائیور	07
6	ڈسپیچ رائیڈر	01
7	پٹواری	01
8	ڈیمارکیشن داروغہ	02
9	نائب قاصد	02
10	جونیئر کلرک	02
11	چوکیدار	01
12	میکنک /TSKآپریٹر	01

مذکورہ خالی اسامیاں حکومت پنجاب کی ہدایات / پالیسی کے مطابق پُر کی جائیں گی۔

(ج) دوران سال2012-13 میں درج ذیل لکڑی چوری کے کیس رونما ہوئے ہیں اور قانون اور فارسٹ ایکٹ کے مطابق ملزمان سے جرمانے وصول کئے گئے ہیں جن کو سرکاری خزانہ میں جمع کروادیا گیا۔

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	تعداد کیس	جرمانہ وصول شدہ
1	مری	78	-/12,56000روپے
2	راولپنڈی شمالی	266	-/23,87,760روپے
3	راولپنڈی جنوبی	294	-/2,007,325روپے
	میزان	638	-/5,6510,085روپے

مزید برآں مہتمم جنگلات حلقہ راولپنڈی شمالی میں دو عدد ایف آئی آر درج کروائی گئیں جو کہ عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے مری میں 78 کیسز پکڑے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز Order in the House منسٹر صاحب کو بات سننے دیں انہوں نے جواب دینا ہے۔ جی، محمد عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: مری میں 78 کیسز پکڑے گئے ہیں اور ٹوٹل جرمانہ -/1256000 روپے ہے چونکہ میرا تعلق وہاں سے ہے، میں وہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں ٹمبر مافیا اور جنگلات کے لوگ مل کر کیا کچھ کر رہے ہیں۔ یہ جو 12 لاکھ روپے کا جرمانہ ہوا ہے یہ تو ایک ٹرک کی قیمت ہی نہیں ہے۔ اگر 78 کیسز میں 12 لاکھ 56 ہزار روپے جرمانہ ہوا ہے تو یہ کس بنیاد پر ہوا ہے، اس کا تعین کس نے کیا ہے اور کیا یہ لکڑی کی قیمت کی بنیاد پر جرمانہ ہوا ہے؟ حالانکہ جرمانہ تو ہمیشہ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ جرمانے کا تعین کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں کہ کتنا جرمانہ کیا جائے؟ میں وہاں کا رہائشی ہونے کی حیثیت سے سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا مافیا ہے جو نہ صرف مری کے جنگلات تباہ کر رہا ہے بلکہ قومی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچا رہا ہے۔ صرف 12 لاکھ روپے کا سوال نہیں ہے میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ وہاں سالانہ اربوں روپے کی لکڑی چوری ہو رہی ہے لہٰذا وزیر موصوف ذرا بتا دیں کہ جرمانہ کا تعین کس بنیاد پر کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جرمانے کا تعین عدالتیں کرتی ہیں۔ ہمارا کام ملزمان کو پکڑنا اور ان کے خلاف کارروائی کرنا ہے۔ اس میں ابھی کافی سارے کیسز pending ہیں جن کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ 78 کیسز میں وصولی 12 لاکھ 56 ہزار روپے ہوئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ عدالتوں نے جرمانے کئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب جنگلات والے عدالت میں جاتے ہیں تو کیا وہ ملزم کی favour کرتے ہیں یا اپنے محکمے کی، کیا ہمارے محکمے میں کوئی monitoring system ہے؟ ہمیں تو یہی پتا ہے کہ محکمہ جنگلات اور ٹمبر مافیا مل جاتے ہیں اور proper دفاع نہیں کیا جاتا۔ میں گارنٹی سے

کہتا ہوں کہ یہ 12 لاکھ روپے ایک ٹرک کی قیمت بھی نہیں ہے اور وہاں تو روزانہ کئی ٹرک پکڑے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر:ایسی بات نہیں کرتے۔آپ کوئی particular case بتائیں جس میں آپ کے پاس ثبوت ہو اور وہ ریکارڈ پر لائیں لیکن ایسے نہیں۔آپ سب کو ایسے نہ کریں۔انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ مکمل طور پر اس کے پیچھے جاتا ہے اور اپنے کیس کی پیروی کرتا ہے لیکن فیصلے عدالتوں میں ہوتے ہیں وہ یہ تو نہیں کر پاتے۔آپ جو نشاندہی کرنا چاہتے ہیں وہ in writing لے کر آئیں۔آپ سوال دے دیں میں ان سے اس کا جواب لوں گا۔

جناب وحید اصغر ڈوگر:جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:جی،آپ کا کیا سوال ہے؟

جناب وحید اصغر ڈوگر:جناب سپیکر!78 کیسز میں اصل loss کتنا تھا یعنی اس کی کل کتنی قیمت تھی؟ جرمانہ تو ان کو چوری کرنے پر ہو گیا لیکن اس کی recovery کیا کی گئی۔کیا لکڑی کی اصل قیمت وصول کی گئی یا نہیں؟چونکہ عدالت نے اسے جرمانہ تو چوری کرنے پر کیا لیکن جو لکڑی چوری کی گئی کیا اس کی قیمت وصول کی گئی یا لکڑی وصول کی گئی؟

جناب سپیکر:یہ بات تو میں نے پہلے بتا دی ہے اور انہوں نے بھی جواب دے دیا ہے۔یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔آپ کی بڑی مہربانی۔بڑی نوازش۔

جناب وحید اصغر ڈوگر:جناب سپیکر!جرمانہ علیحدہ ہے اور recovery علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!اگر اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی بات ہے تو بتا دیں۔

وزیر جنگلات،جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):ان پر لکڑی کی قیمت سے چار گنا زیادہ جرمانہ ڈالا جاتا ہے،جرمانے کا final decision عدالت نے کرنا ہوتا ہے اور عدالت کے فیصلے کے مطابق ہی جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر:وہی جواب جو میں نے دیا ہے۔جی،اگلا سوال فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سوال نمبر 545 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ:جنگلات کارقبہ ودیگر تفصیلات

*545:جناب فیضان خالد ورک:کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کارقبہ کتناہےاور کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پرجنگلات کس کس جگہ ہے؟

(ج) اس ضلع میں یکم جنوری 2011 سے 2013 تک کتنی لکڑی فروخت کی گئی؟

(د) اس ضلع میں مذکورہ عرصہ میں کتنی لکڑی چوری کی گئی، لکڑی چوری میں ملوث کتنے سرکاری ملازمین تھےان کے نام،عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 4957ایکڑ ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔
بنسی نگر، جھوک، فیض پور، ساداں والی، کوروٹانہ، درگئی گل اور چاہ منگولا

(ب) ضلع شیخوپورہ میں سات عدد جنگلات واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔بنسی نگر	652ایکڑ
2۔جھوک	3072ایکڑ
3۔فیض پور	217ایکڑ
4۔ساداں والی	367ایکڑ
5۔کوروٹانہ	359ایکڑ
6۔درگئی گل	103ایکڑ
7۔چاہ منگولا	87ایکڑ

(ج) ضلع شیخوپورہ میں یکم جنوری 2011 میں درج ذیل لکڑی فروخت کی گئی:۔

تعداد درختان	شیشم یونٹ	رقم
1981	55687.83	1,73,12,188/- روپے
1625لاگ(Cut Material)	9055.41مکسر فٹ	41,76,386/- روپے
بالن	17750مکسر فٹ	10,13,824/- روپے
	کل رقم:	2,42,18,762/- روپے

(د) ضلع شیخوپورہ میں جو لکڑی چوری ہوئی ان کے متعلقہ لکڑی چوروں کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کی گئی ہیں:

1. لکڑی چور ملزمان سے محکمانہ عوضانہ مبلغ -/9,10,780روپے وصول کئے گئے ہیں۔
2. ضلع شیخوپورہ میں مالیت مبلغ -/9,65,600روپے لکڑی چوروں کے خلاف کیس متعلقہ عدالت ہائے کو بھیجے گئے ہیں۔
3. ضلع شیخوپورہ میں آٹھ عدد مقدمات بر خلاف لکڑی چور بابت 128 عدد درختان مختلف اقسام مالیت -/6,35,660روپے مختلف پولیس سٹیشن ہائے میں درج کروائے گئے ہیں۔
4. ضلع شیخوپورہ میں لکڑی چوری میں ملوث درج ذیل ملازمین کو لکڑی چوری میں ملوث پاکر نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

i. مسٹر نذیر احمد فارسٹ گارڈ
ii. مسٹر فلک شیر فارسٹ گارڈ
iii. مسٹر محمد نواز فارسٹ گارڈ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو زیادہ disturb نہیں کروں گا۔ میں کافی چیزوں سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: کیوں، کیا رعایت ہے؟ آپ relevant ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب فیضان خالد ورک: چلیں ٹھیک ہے۔ انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ بنسی نگر کا جنگل 652 ایکڑ پر تھا۔ وہاں سے کافی درخت کٹ چکے ہیں اور کافی جگہ خالی ہو چکی ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اس خالی جگہ کو کب تک پُر کریں گے؟

جناب سپیکر: آپ ساتھ ہی ساتھ کر دیتے آپ کو اس بات کا پتا ہونا چاہئے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! مون سون کی شجرکاری کا افتتاح ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی سیزن میں اس کو دوبارہ آباد کریں گے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جواب کے جز(د) نمبر 4 پر چوری میں ملوث ہونے پر نوکری سے برخاست کئے جانے والے افراد کے نام دیئے گئے ہیں۔ ان میں صرف گارڈز کے نام لکھے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کو لکڑی کی چوری میں ملوث کرنے کے لئے صرف گارڈ ہی ملے ہیں اور اس سے بڑا کوئی آفیسر اس میں ملوث نہیں ہے، دوسرا کیا ان ملازمین کو صرف نوکری سے فارغ کیا گیا ہے یا کوئی اور سزا بھی دی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جس جگہ سے لکڑی چوری ہوئی تھی وہاں پر انہی فارسٹ گارڈز کی ڈیوٹی تھی اور انکوائری کے بعد چوری ثابت ہونے پر ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ نوکری سے برخاست کرنے کے علاوہ ان کو کوئی جرمانہ وغیرہ بھی کیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انکوائری میں چوری ثابت ہونے پر ان کو برخاست کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ عدالت نے بھی انہیں جرمانہ کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس جواب میں انہوں نے تین فارسٹ گارڈز کے نام دیئے ہیں جو کہ لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے۔ آج ایوان میں پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پورے صوبے میں 57 افسران واہلکاروں کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی ہے۔ اب سوال نمبر 545 میں مزید تین فارسٹ گارڈز کے نام دے دیئے گئے ہیں اس طرح یہ کل ساٹھ ملازمین بنتے ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ کیا وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے پہلے کسی اور جنگل کے بارے میں جواب دیا ہوگا اور اس موجودہ سوال میں کسی اور جگہ کے حوالے سے بتایا جا رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سارے ملازمین جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اسی صوبہ پنجاب کے ہی ہیں۔ میں ایک چیز point out کر رہا ہوں کہ اس ایوان کے اندر ہمیں پہلے جواب میں 57 ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا بتایا گیا ہے اور اب مزید تین فارسٹ گارڈز کے نام بھی دے دیئے گئے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہ سوال چھانگا مانگا کے متعلق تھا جبکہ یہ سوال بنسی نگر شیخوپورہ کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی معزز ممبر کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد سمجھ جائیں گے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں مبلغ 9لاکھ 10ہزار 7سو 80 روپے اور 9لاکھ 65ہزار 6 سو روپے مالیت کے لکڑی چوروں کے خلاف کیس متعلقہ عدالت ہائے کو بھیجے گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ان کو جرمانہ کیا گیا ہے یا جو لکڑی چوری کر کے انہوں نے فروخت کی ہے اس کی مد میں ان سے پیسے وصول کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ ایک ہی ضمنی سوال کی بار بار repetition ہو رہی ہے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں دوسرا سوال پوچھ لیتا ہوں۔ جواب کے جز(د) نمبر 3 میں لکھا گیا ہے کہ آٹھ مقامات سے مختلف اقسام کے 128 درختوں کی قیمت 6لاکھ 35ہزار روپے وصول کی گئی ہے۔ کیا یہ ایک دعوت گناہ نہیں کہ آپ درختوں کو چوری کریں اور اس کے اوپر less than five thousand rupees جرمانہ pay کر کے آرام سے بیٹھ جائیں؟ اس کے علاوہ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جرمانہ کی رقم ہے یا چوری کی گئی لکڑی کی قیمت وصول کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! انہوں نے جو 128 درخت چوری کئے ہیں یہ اس پر جرمانہ ڈالا گیا ہے اور recovery کی گئی ہے۔ لکڑی کی قیمت سے دو یا تین گنا زیادہ جرمانہ ڈالا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ صوبیہ انور ستّی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صوبیہ انور ستّی: جناب سپیکر! سوال نمبر 618 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ جنگلات کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*618: **محترمہ صوبیہ انور ستّی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں میں جنگلات کی اراضی پر کون کون لوگ ناجائز قابض ہیں، نیز اب تک محکمہ نے ان ناجائز قابضین کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ان تمام ناجائز قابضین کے نام و پتا سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کے جنگل نمبر 69 منید شریف میں عبدالقدوس عباسی ولد منگو خان ساکن موضع منید شریف تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی نے محکمہ جنگلات راولپنڈی حلقہ شمالی کی ملکیتی زمین تقریباً 26 کنال پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ جس کو واگزار کرانے کے لئے اسسٹنٹ کمشنر کہوٹہ کو بار بار تحریر کیا گیا، اسی دوران مسمی عبدالقدووس عباسی نے جناب فیض الحسن چوہان سول جج راولپنڈی کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا جو ابھی تک متعلقہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اگلی تاریخ پیشی 12-09-2013 مقرر ہوئی ہے جبکہ تحصیل کوٹلی ستیاں میں محکمہ جنگلات کے رقبہ پر کوئی ناجائز تجاوز نہ ہے۔

محترمہ صوبیہ انور ستّی: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جس اراضی پر عبدالقدوس عباسی قابض ہے اس کی market value کیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس کی market value معلوم کر کے محترمہ کو بتادی جائے گی۔ اس شخص عبدالقدوس عباسی نے 26 کنال رقبہ پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اس کے خلاف محکمہ کارروائی کر رہا ہے اور یہ مقدمہ سول عدالت میں ہے۔ اس نے وہاں سے stay لیا ہوا ہے اور اس کی اگلی تاریخ پیشی 12-09-2013 ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ اس مقدمہ کو pursue کرتے ہوئے یہ رقبہ اس شخص سے واگزار کرائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ سردار صاحب! آپ بھی کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے ہاتھ باندھ کر ایک درخواست کرنے والا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جواب دیں۔ یہ صرف اتنا کہہ کر اپنی جان نہ چھڑائیں کہ ان کو معلوم نہیں ہے۔ ایک بہت بڑا لینڈ مافیا جنگلات کے رقبہ پر قابض ہے۔ اس مافیا کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو ایوان میں تھرتھلیاں مچ جاتی ہیں۔ وزیر صاحب ان کو یہاں پر کیوں بے نقاب نہیں کر رہے؟ وہ یہاں پر صرف ایک شخص عبدالقدوس عباسی ولد منگو خان کا نام دے کر بڑے بڑے مافیا سے اپنی جان چھڑا رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس مافیا کا یہاں پر نام بتائیں؟

جناب سپیکر: اگر ان کے علم میں ہوا تو وہ ضرور بتائیں گے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):اس سوال میں ایک بندے کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا اور اسی کا جواب دیا گیا ہے۔آپ اور میرے علم میں ہے کہ لینڈ مافیا یقیناً جنگلات کے بہت سے رقبے پر قابض ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہم پوری طاقت کے ساتھ لینڈ مافیا پر ہاتھ ڈالیں گے اور ان سے پنجاب کے جنگلات کا رقبہ واگزار کرائیں گے۔

جناب سپیکر:شاباش۔

سردار محمد جمال خان لغاری:جناب سپیکر!وزیر صاحب اس لینڈ مافیا کا نام لینے سے کیوں گریز کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر:اس کے لئے آپ کو نیا سوال دینا پڑے گا۔جی، محترمہ!

محترمہ تحسین فواد:جناب سپیکر!سوال میں کہا گیا ہے کہ ان تمام ناجائز قابضین کے نام و پتا سے ایوان کو آگاہ کریں؟جواب میں ایسا کچھ نہیں بتایا گیا۔

جناب سپیکر:محترمہ!جواب میں ناجائز قبضہ کرنے والے کا نام تو لکھا ہوا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!شاید محترمہ نے جواب نہیں پڑھا کیونکہ اس جواب میں باقاعدہ نام اور ولدیت درج ہے۔ایک ہی آدمی کے حوالے سے یہ سوال کیا گیا تھا اور اسی کا جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!سوال نمبر 665 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور:سوہانرا نیشنل پارک سے ملحق درختوں کے ذخیرہ میں آگ لگنے کی تفصیلات

*665:**ڈاکٹر سید وسیم اختر**:کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دنوں بہاولپور میں لال سوہانرا نیشنل پارک سے ملحق درختوں کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی تھی؟

(ب) یہ آگ کتنے روز لگی رہی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ آگ جان بوجھ کر لگائی گئی تاکہ بڑے پیمانے پر جو درخت چوری کیے گئے اس پر پردہ ڈالا جا سکے؟

(د) کیا محکمہ نے اس ضمن میں کوئی inquiry کروائی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاڈم سر۔1 کے جنگل میں آگ لگی تھی۔

(ب) آگ مورخہ 09-06-2013 کو بیٹ نمبر 10 بلاک نمبر 4 میں 35 ایکڑ پر لگی جو عملہ جنگلات نے بجھا دی تھی اور پھر دوبارہ مورخہ 10-06-2013 کو بیٹ نمبر 3 بلاک نمبر 2 آف لاڈم سر۔1 رینج میں 20 ایکڑ پر آگ لگی جو اسی تاریخ کو عملہ جنگلات نے بجھا دی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مورخہ 09-06-2013 کو جو آگ لگی وہ کسی راہگیر کے جلتے ہوئے سگریٹ کی وجہ سے لگی تھی جبکہ مورخہ 10-06-2013 کو جو آگ لگی وہ ذخیرہ میں سے گزرنے والی بجلی کی تاروں کے آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے لگی، جو چند گھنٹوں میں بجھا دی گئی تھی۔ یہ آگ مکمل طور پر حادثاتی وجوہات کی بناء پر لگی تھی۔ جس میں کسی سرکاری اہلکار کی غفلت شامل نہ ہے۔ اس میں زیادہ تر سرکانا، گھاس پھوس، سوکھے پتے جلے ہیں اور جس میں سفیدہ اور شیشم کے درخت جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ محکمانہ کیٹیگری کے مطابق یہ گراؤنڈ فائر شمار کی جاتی ہے اور ایسی آگ بجھانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا وہ فائر لائن کو صاف کرنے اور متاثرہ کھیتوں میں پانی چھوڑا گیا جس سے آگ بجھ گئی۔ اگرچہ تیز ہوا کی وجہ سے یہ کام مشکل تھا مگر اس کو ممکن بنا لیا گیا۔

(د) نہیں کروائی گئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آگ کا لگنا تو محکمہ نے تسلیم کیا ہے۔ جز(ب) میں لکھا گیا ہے کہ "آگ مورخہ 9-6-2013 کو بیٹ نمبر 10 بلاک نمبر 4 میں 35 ایکڑ پر لگی جو عملہ جنگلات نے بجھا دی تھی۔" اور اس کے آگے جز(ج) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "مورخہ 9-6-2013 کو جو آگ لگی وہ کسی راہ گیر کے جلتے ہوئے سگریٹ کی وجہ سے لگی تھی۔" یعنی جلتے ہوئے سگریٹ سے آگ لگی اور 35 ایکڑ رقبے کے اوپر پھیل گئی۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ کیسا معاملہ ہے؟ میں چونکہ خود بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تین دن سے زائد یہ آگ لگی رہی ہے اور اس میں کافی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ وہ بندہ ہی بتادیں کہ جس نے یہ کام کیا ہے تاکہ سب کی جان چھوٹ جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر کافی زیادہ نقصان ہوا ہے اور محکمہ نے اس کو hush-up کیا ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں پوچھا ہے کہ کیا محکمہ نے اس ضمن میں کوئی انکوائری کروائی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "نہیں کروائی گئی۔" میں اس معاملے کا ذاتی طور پر علم رکھتا ہوں اور یہ national exchequer کا lose ہے تو میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ اس حوالے سے کسی باضابطہ انکوائری کا حکم دینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ باضابطہ طور پر اس کی انکوائری کرنے کا آرڈر دے سکتے ہیں؟ اور اگر آپ آرڈر نہیں دے سکتے تو ہم آرڈر دیتے ہیں۔ اس کی باقاعدہ طور پر انکوائری کروائی جائے اور اس انکوائری کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس معاملے کی انکوائری کرا کر رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ صحافی بھائیوں کے پاس تشریف لے گئے تھے۔

وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں، میاں محمد اسلم اقبال اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنے صحافی بھائیوں کے پاس گئے تھے۔ صحافی بھائیوں نے چند دن پہلے کراچی میں "ایکسپریس نیوز" کے دفتر پر ہونے والے حملے کے حوالے سے walk out کیا تھا تو ہم نے اُنہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے اور اس سے پہلے بھی اُن سے بات کی ہے۔ انہوں نے خود بھی سندھ حکومت کو سات دن کا ٹائم دیا ہوا ہے۔ انہوں نے ایک بات کی تھی کہ پنجاب میں میڈیا کے جتنے دفاتر ہیں وہاں پر سکیورٹی فراہم کی جائے تو میں نے اُن سے یہ بات کی ہے کہ میں محترم وزیر قانون سے بات کر کے تین چار دنوں میں اس بات کا بھی جواب دوں گا۔ اُن کی مہربانی ہے کہ وہ ایوان میں واپس آ گئے ہیں اور ہم نے اُن کے ساتھ پوری یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے بھی اُسی دن آرڈر کر کے اس وقوعہ کی رپورٹ منگوائی ہوئی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: پریس گیلری کے تمام ممبران کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اور ایوان میں واپس تشریف لانے پر سب کو welcome کرتے ہیں۔ میڈیا کے حوالے سے ہی وزیر قانون، ڈاکٹر سید وسیم اختر، میاں محمد

اسلم اقبال، سردار شہاب الدین خان اور سردار وقاص حسن موکل نے قواعد کی معطلی کی درخواست کی ہے تو قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ میاں محمد اسلم اقبال اپنی تحریک پیش کریں۔

قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرار داد پیش کریں۔

قرارداد

"ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کی پُرزور مذمت

میاں محمد اسلم اقبال: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان تین دن پہلے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ "ایکسپریس نیوز" کراچی دفتر پر فائرنگ میں سکیورٹی گارڈ اور خاتون ورکر زخمی ہو گئی تھی۔ یہ ایوان سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں اور اُن کے دفاتر کی سکیورٹی یقینی بنائی جائے اور فائرنگ کرنے والے ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان تین دن پہلے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ "ایکسپریس نیوز" کراچی دفتر پر فائرنگ میں سکیورٹی گارڈ اور خاتون ورکر زخمی ہو گئی تھی۔ یہ ایوان سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں اور اُن کے دفاتر کی سکیورٹی یقینی بنائی جائے اور فائرنگ کرنے والے ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان تین دن پہلے "ایکسپریس نیوز" کے کراچی دفتر پر ہونے والے حملے کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ "ایکسپریس نیوز" کراچی دفتر پر فائرنگ میں سکیورٹی گارڈ اور خاتون ورکر زخمی ہو گئی تھی۔ یہ ایوان سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صحافیوں اور اُن کے دفاتر کی سکیورٹی یقینی بنائی جائے اور فائرنگ کرنے والے ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اس کے بعد Call Attention Notices ہیں۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 116 ہے۔

سرگودھا: اشتہاریوں کی فائرنگ سے اے ایس آئی کی ہلاکت کی تفصیلات

116: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بحوالہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 13-08-12 کیا یہ درست ہے کہ سلانوالی ضلع سرگودھا کے نواحی علاقہ چک 162 شمالی میں پولیس مقابلے کے دوران اشتہاریوں کی پولیس پارٹی پر فائرنگ سے ایک اے ایس آئی شہید ہو گیا اور اشتہاری فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

(ب) مذکورہ واقعہ میں اشتہاریوں کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 13-08-12 کو اشتہاری ملزمان محمد اشرف، نصراللہ، سیف اللہ اور ایک کس نامعلوم کی فائرنگ سے اے ایس آئی عطاء محمد شہید ہو گیا اور ایک راہ گیر غلام عباس زخمی ہو گیا اور ملزمان فرار ہو گئے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا نے ملزمان کی گرفتاری اور تفتیش مقدمہ کے سلسلہ میں joint investigation team تشکیل دی ہے جو کہ ذیل پولیس افسران پر مشتمل ہے:

1۔ انسپکٹر خدا بخش، ایس ایچ او تھانہ سلانوالی۔
2۔ انسپکٹر قیصر عباس ضلع سرگودھا۔
3۔ انسپکٹر محمد مختار میکن، سی ٹی ڈی سرگودھا۔

اس تفتیشی ٹیم نے تفتیش عمل میں لائی ہے اور ملزمان کے ٹھکانوں پر raids کئے ہیں تاہم اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی لیکن اس مقدمے کو پوری طرح سے pursue کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر کے اُنہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ محترم وزیر قانون نے جو یقین دہانی کرائی ہے تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ایک high level committee تشکیل دی جاتی۔ یہ کمیٹی انسپکٹر عہدہ کے لوگوں پر بنائی گئی ہے یہ کمیٹی اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے تو درست ہے لیکن کیا وزیر قانون اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ ایس ایس پی عہدہ کا سینئر آفیسر اس معاملے کی look after کرنے کے لئے کمیٹی میں شامل کیا جائے گا اور کیا وزیر قانون اس بات کی بھی یقین دہانی کراتے ہیں کہ اُن ملزمان کے گھروں پر raids کئے گئے ہیں اور اُن کی گرفتاری ابھی تک عمل میں نہیں لائی گئی تو کیا پولیس نے اُن کے کسی رشتہ دار کو گرفتار کیا ہے؟

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کرنے والی نہیں ہوتیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ معاملہ چونکہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے جس میں ایک پولیس آفیسر شہید ہوا ہے۔ نہ صرف ایس پی بلکہ ڈی پی او اور آر پی او خود ذاتی طور پر اس مقدمے کی پیروی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس پر بہت جلد پیشرفت ہوگی۔

جناب سپیکر: اللہ کرے گا وہ جلد پکڑے جائیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شہید ہونے والوں کے بچوں کے لئے حکومت خصوصی طور پر وظائف یا انعامات دیتی ہے یا ان کے تعلیمی اخراجات برداشت کرتی ہے۔ کیا حکومت اس سلسلہ میں کچھ اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پولیس کے شہداء کے لئے standard benefits مقرر ہوتے ہیں اس کے مطابق اس شہید کے خاندان اور بچوں کو بھی وہ benefits دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 119 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ!

ماڈل ٹاؤن لاہور میں 14 لاکھ روپے کی ڈکیتی کی تفصیلات

119 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "جنگ" کی خبر مورخہ 13-08-15 کے مطابق ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈاکوؤں نے خاتون ناصرہ بی بی کے گھر میں اہل خانہ کو اسلحہ کی نوک پر یرغمال بنا کر 14 لاکھ روپے مالیت کے طلائی زیورات، نقدی اور قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کس تھانہ میں درج ہوا؟

(ج) مذکورہ ڈکیتی کی واردات کے بارے میں متعلقہ پولیس نے آج تک کیا کارروائی کی، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 315/13 مورخہ 13-08-2013 بجرم 392 ت پ تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور درج ہے۔

(ج) بعد اندراج ایف آئی آر متذکرہ بالا تفتیش عمل میں لائی گئی ہے، اس سلسلہ میں تمام طریق ہائے تفتیش اپنائے جا رہے ہیں، اس سلسلہ میں mobile data سے کچھ clue ملا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ان ملزمان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق کے حوالے سے آپ کچھ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ کمیٹی کے سپرد ہو گئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 17/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے انہوں نے درخواست کی ہے کہ آج میں ایوان میں نہیں آ سکتا لہذا اسے pending کیا جائے۔ یہ اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ان کے notices عید کی چھٹیوں سے پہلے موصول ہوئے تھے اور ان کے جوابات محکموں کی طرف سے موصول نہیں ہوئے تھے اس لئے یہ تمام تحاریک التوائے کار پڑھے جانے کے بعد اگلے ہفتہ کے لئے pending فرمائی جائیں۔

جناب سپیکر: وہ تمام کی تمام تحاریک التوائے کار ماسوائے ان کے جو پڑھی نہیں گئیں وہ اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہیں۔ اب 448/13 سردار وقاص حسن موکل صاحب کی ہے آپ پڑھ دیں۔

پاکستان اور صوبہ پنجاب میں سیلاب اور بھارت کی جانب سے پانی چھوڑنے سے تباہ کاریاں

سردار وقاص حسن موکل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، پاکستان اور صوبہ پنجاب کی مشکلات میں اضافہ کو بھارت بھی ہمیشہ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی وجہ سے بھارت نے دریائے ستلج میں پہلے بھی کئی ہزار کیوسک پانی چھوڑا اور اب 18-اگست کو ایک لاکھ سترہ ہزار کیوسک پانی دریائے ستلج میں چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے قصور کے صوبائی حلقہ پی پی-180 میں خصوصاً بے پناہ نقصانات ہو رہے ہیں جبکہ صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے کسی قسم کی کوئی امدادی کارروائی دکھائی نہیں دے رہی۔ عوام بے سر و سامانی اور تکلیف کا شکار ہیں اور مالی و جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ صوبائی اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کوئی عملی اقدامات کئے جا رہے اور نہ ہی ضلعی انتظامیہ نے متعلقہ حلقوں کے عوامی نمائندوں سے رابطہ کیا ہے کہ متاثرہ لوگوں کو کس طرح ریلیف دیا جائے۔ صوبائی اور ضلعی حکومت کی اس بے حسی کی وجہ سے قصور کے حلقہ پی پی-180 کی عوام میں

بالخصوص اور صوبہ کی عوام میں بالعموم انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب محکمہ کی طرف سے جواب موصول ہوگا تو میں وہ بھی اس معزز ایوان میں پیش کر دوں گا لیکن میں اس معزز ایوان اور معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سیلاب سے متعلقہ خاطر خواہ انتظامات کئے جا رہے ہیں اور فنڈز وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے مختص کر دیئے ہیں۔ اس حوالے سے ہر علاقہ میں ایک منسٹر اور ایک سیکرٹری کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے جو ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مل کر جہاں اس کی ضرورت ہوگی وہاں تمام امدادی معاملات کو پورا کریں گے۔ اس کے علاوہ چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور SMBR اس کے ممبر ہیں تاکہ coordinate کر کے تمام ضروریات کو باہم پہنچایا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت پوری طرح سے آگاہ ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف خود ذاتی طور پر جہاں جہاں سیلاب کی صورتحال ہے وہاں ہر جگہ پر گئے ہیں بلکہ بعض جگہوں پر وہ تین تین بار گئے ہیں اور اس سارے معاملہ کو وہ بخوبی دیکھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی جائے گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس تحریک التوائے کار کو اب pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جواب آگیا ہے۔ اس کے علاوہ میں بھی آپ کے لئے حاضر ہوں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہماری پوری مشینری vigilant ہے۔ وہ مجھے بھی reports دیتے رہتے ہیں۔ میں انہیں کہوں گا کہ آپ سے بھی ضرور رابطے میں رہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ علیحدہ بات کر لیں۔ تحاریک التوائے کار ختم ہوئیں۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب مجلس خصوصی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ2013کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں:جناب سپیکر!میں

"The Punjab Local Government Bill 2013 (Bill No. 5 of 2013)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتاہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر:رپورٹ پیش کردی گئی ہے۔جی،وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں آپ سے عرض کرناچاہوں گاکہ آج جو خصوصی کمیٹی کی میٹنگ تھی۔اس میں جب اس بل پر غوروخوض ہونے کے بعدapprovalدی گئی تواپوزیشن کے ساتھ یہ طے پایاہے کہ اپوزیشن کا جہاں جہاں اختلاف ہے وہ کل اس پر ترامیم دے گی اور اس کے بعد بدھ سے اس بل کو for consideration take upکیاجائے گا۔

مسودہ قانون

(جوزیر غورلایاگیا)

مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹرکنٹرول پنجاب مصدرہ2013

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔اپوزیشن کل اپنی ترامیم دے گی اور بدھ کو یہ بلconsiderationکے لئے پیش کیاجائے گا۔ The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013 (Bill No.8 of 2013).کوزیر غورلایاجاتاہے۔

First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2013 be passed."

(The motion was carried unanimously.)

(The Bill is passed unanimously.)

Congratulation!

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس کل مورخہ 20۔اگست 2013 کو صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔